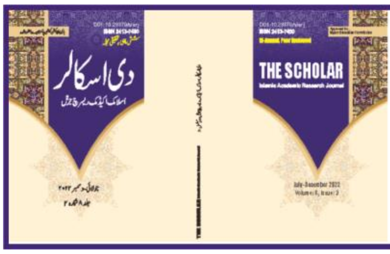

THE SCHOLAR
ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
ISSN: 2413-7480 (Print)
ISSN: 2617-4308 (Online)
DOI: 10.29370/siarj
Journal home page: https://siarj.com

تفسیر میں پیر کرم شاہ کا اسلوب و منہج: تفسیر ضیاء القرآن کی روشنی میں

AN ANALYSIS OF THE METHODOLOGY OF PIR KARAM SHAH IN QUR'ĀNIC EXEGESIS

1. **Muhammad Israel Khan**
Assistant Professor, Muhiuudin Post Graduate College, Rawalakot.
Email: misraelkh@gmail.com
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0001-5053-1844

2. **Abdul Ghaffar Madani**
Assistant Professor @ Shaheed Benazir Bhutto University, Sanghar Campus.
Email: abdulghaffar_sng@sbbusba.edu.pk
ORCID ID:
https://orcid.org/0009-0006-0439-8871

To cite this article:
Kha Khan, Muhammad Israel, and Abdul Ghaffar Madani. "AN ANALYSIS OF THE METHODOLOGY OF PIR KARAM SHAH IN QUR'ĀNIC EXEGESIS." The Scholar Islamic Academic Research Journal 9, No. 1 (June 22, 2023).
To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar6

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 9, No. 1 ||January –June 2023 || P.103- 117
DOI:	10.29370/siarj/issue16ar6
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/issue15ar6
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2022-06-22

تفسیر میں پیر کرم شاہ کا اسلوب و منہج: تفسیر ضیاء القرآن کی روشنی میں

AN ANALYSIS OF THE METHODOLOGY OF PIR KARAM SHAH IN QUR'ĀNIC EXEGESIS

Muhammad Israel Khan, Abdul Ghaffar Madani

ABSTRACT:

Qur'ānic exegesis is one of the most important Islamic sciences. Numerous Islamic Scholars made great contributions to the Qur'ānic exegesis. One of them was Pir Muhammad Karam Shah Al Azhari. His Tafsir Zia ul Qur'ān is one of the most famous and significant tafsir in the Urdu language. Pir Karam Shah is considered a great scholar of Qur'ān, Hadith, Jurisprudence, Seerah and other Islamic literature. The most monumental work of Pir Karam Shah is in Qur'ānic exegesis known Tafsir Zia ul Qur'ān, it is comprehensive, extensive, and authoritative Qur'ānic exegesis in every aspect in Urdu language. In Zia ul Qur'ān, he explained the verses of the Holy Qur'ān by their causes of revelation with references of old and new explanation of Qur'ān. He interpreted the Qur'ān with the help of Qur'ān, Hadith, and sayings of the Prophet's companions and their successors (Tabi'een). He used a critical clarification of words from lexical to technical, literal, and exegetical meanings of Qur'anic words. He also analyzed the opinions and interpretations of learned and renowned scholars. He interpreted every aspect of Qur'ānic studies which covered current affairs and issues of the Society with simple examples and solutions. His Tafsir is helpful to the students as well as common people to understand the teachings of Islam through the Holy Qur'ān for adaptation in their entire life. This particular topic has been selected for the present article on the

basis of this very deep literary, scholarly, and educational need.

KEYWORDS: Muhammad Karam Shah, Tafsir, Zia-ul-Qur'ān, Hadith, Qur'ānic exegesis, Urdu.

کلیدی الفاظ: محمد کرم اللہ الازھری، تفسیر، ضیاءالقرآن، حدیث، اردو

قرآن مجید علوم و معارف کا ایک ایسا بحر بے کراں ہے، جس کی وسعتوں کی کوئی انتہا نہیں، ہر دور میں اہل علم قرآن کریم کی غواصی کرتے ہوئے قیمتی جواہرات و موتی برآمد کرکے ایسے ایسے علمی گلدستے سجائے جس کی مثال دوسرے ادیان میں ملنا مشکل ہے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ تفسیر قرآن اہل علم کا ایک اہم موضوع رہا ہے، اگر یہ کہا جائے کہ یہ موضوع سدا بہار ہے تو بے جانہ ہوگا، مثلاً: طبری، واقدی، امام رازی نے جو تفاسیر تحریر کیں وہ اس دور کے تقاضے پورے کرتی تھیں، اس طرح مختلف ادوار میں جب بھی قرآنی معانی و مفاہیم کی توضیح کی ضرورت پیش آئی تو اس دور کے اہل علم نے بحسن خوبی اس ضرورت کے پیش نظر مختلف تفاسیر تحریر کیں۔ تفسیر قرآن مسلمانوں کی فکر کا وہ آئینہ ہے جس میں ہر دور کے فکری رجحانات، نظریات، تحریکات اور اشکالات کا عکس نظر آتا ہے۔ تفسیر قرآن منشا خداوندی کا بہترین اظہار ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن سے متصادم نظریات کی تنسیخ کا عمدہ نمونہ ہے۔

قرآنی معانی کی توضیح و تشریح سمیت مفاہیم قرآن کو کھول کر بیان کرنا، پنہاں معنی کا اظہار و کشف وغیرہ کو تفسیر سے تعبیر کرتے ہیں، یا بالفظ دیگر قرآن کے معانی و مفاہیم اور اسکے علوم و معارف کی تشریح و توضیح کو تفسیر کہتے ہیں۔ ابو جبان کا قول ہے تفسیر ایسے علم سے تعبیر ہے جس میں الفاظ قرآن سے بحث کی جائے۔[1]

سب سے پہلے مفسر اور معلم قرآن:

قرآن عربی زبان میں نازل ہوا، اس کے اولین مخاطب بھی اہل عرب ہی تھے۔ یہ لوگ کمال قوت حافظہ کے مالک تھے، کئی کئی دیوان و قصائد کے نہ صرف حافظ تھے بلکہ عربی زبان کے رموز و اسرار سے بھی بخوبی آگاہ تھے، مگر اس سب کے باوجود یہ حضرات قرآنی آیات کی تشریح اور توضیح کے لیے حضور کریم ﷺ سے رجوع کیا کرتے تھے، بلکہ ہر بات پر کہتے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ یوں سب سے پہلے مفسر اور معلم قرآن نبی کریم ﷺ ہی ہیں جو قرآن کی علمی تفسیر بھی تھے اور منشاء خداوندی کے مکمل اور کامل ترجمان بھی تھے۔ اس وقت جتنے

[1] Nadwi, Muhammad Hanif, Muttala e Qur`an, Idara Saqafat e Islamia, Lahore, 1980, p 269

سوالات صحابہ کرام کے ذہن میں آئے آپ نے ان کی مکمل وضاحت فرمائی۔آپ کے بعد صحابہ کرام قرآن کریم کی معانی و مفاہیم کے حقیقی امین تھے، مگر ان اصحاب کے حزم واحتیاط کا عالم یہ تھا کہ سیدنا صدیق اکبر جیسے جلیل القدر صحابی فرمایا کرتے تھے: کون سی زمین مجھے اٹھائے گی، کون سا آسمان مجھ پر سایہ کرے گا اگر میں اللہ کی کتاب کے بارے میں کوئی ایسی بات کہہ دوں جس کا مجھے صحیح علم نہیں ہے۔[2]

علم تفسیر کی تدوین کا ایک مختصر جائزہ:

صحابہ کے مقدس دور میں اگرچہ تفاسیر کی باقاعدہ کتب مدون نہ ہوئیں، مگر بعض صحابہ کے تلامذہ نے ان کی بیان کردہ تفسیری نکات کو تحریراً محفوظ کرلیا تھا، جیسے تفسیر ابی بن کعب اور تفسیر ابن عباس۔اس کے بعد بڑھتے ہوئے معاشرتی حالات، نئی نئی اقوام کا دائرہ اسلام میں داخل ہونا، رومیوں، یونانیوں اور عجمیوں کا اسلام قبول کرنا اور نئے نئے مسائل کا جنم لیناوغیرہ اور مختلف بدلتے تقاضوں کی بناء پر تفسیری مباحث کا بھی سلسلہ تدوین کی منازل کو طے کرتا گیا، بقول ڈاکٹر حسین ذہبی، تدوین حدیث کے تیسرے مرحلے کے بعد حدیث نبوی ﷺ سے تفسیر الگ ہو گئی اور اس نے ایک مستقل علم کا روپ اختیار کرلیا، قرآنی ترتیب کے مطابق ہر آیت کی تفسیر ہونے لگی اور یہیں سے تفسیری اسالیب و مناہج اور رجحانات کی تدوین ہوئی۔[3]

اگرچہ شروع میں بہت سی کمزور آراء و اسرائیلیات سے لبریز روایات بھی علم تفسیر کے ضمن میں مدون ہو گئیں، مگر جب تحقیق و تدقیق کا زمانہ آیا تو مغرب میں متاخرین میں سے ابو محمد بن عقبہ نے اس قسم کی تمام تفاسیر کی تحقیق کر کے ناقابل اعتماد روایات اور ضعیف آراء کو الگ کر کے صحیح روایات سے آراستہ تفاسیر کی نشاندہی کی۔[4] یہ سلسلہ بڑھتا گیا اور تفسیر کی ضرورت بڑھتی گئی اور اسکی جہتیں بھی وسعت پاتی گئیں، تفسیر کے مختلف پہلو پر گفتگو کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ دہلوی لکھتے ہیں: ایک جماعت صرف ان آثار پر کمربستہ ہے جو آیات سے مناسبت رکھتی ہوں خواہ وہ حدیث مرفوع ہو یا موقوف، یا کسی تابعی کا قول ہو یا اسرائیلی روایات، ایک قوم فقہی مسائل کا احاطہ کرتی ہے، ایک طبقہ قرآنی لغات کی تشریح کرتا ہے، ایک گروہ علم معانی اور علم بیان کے نکات کو تمام تر بیان کرتا ہے، کچھ آدمی

---

[2] Tahseen Friqi, Dr, Abdul Majid Daryaabadi, ahwal o asar, Idara Saqafat e Islamia, Lahore, 2006, p 576

[3] Marif e Islami, Aligarh, 2003, p 19-20

[4] Dehlvi, Mulana Abdur Rahman, Muqadma Tareekh Ibn e Khuldoon, Al Faisal Publishers, Lahore, 2008, p 491

علم سلوک کے راستے پر ہیں، غرض تفسیر کا میدان نہایت وسیع ہے۔[5] مطلب قرآن علوم کا ایسا سمندر ہے جس نے بھی اس میں غوطہ لگایا اپنی ضرورت کو پا ہی لیا۔

تفسیر کے لیے ضروری علوم:

اس حقیقت کا کسی بھی معمولی فہم رکھنے والے کو انکار نہیں کہ تفسیر لکھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں، تفسیر کے لیے بہت سے علوم و فنون میں مہارت از حد ضروری ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے تفسیر لکھنے کے حوالے سے "الاتقان فی علوم القرآن" میں تحریر کرتے ہیں: تفسیر قرآن لکھنے کے لیے لازم ہے کہ مفسر ۱۵ علوم و فنون میں مہارت تامہ رکھتا ہوا۔[6] جن میں سے کچھ شرائط یہ ہیں:

ا۔ جو قرآن کے مقصد سے آشنا ہو۔

۲۔ ناسخ و منسوخ کی پوری خبر رکھتا ہو۔

۳۔ آیات و احادیث میں مطابقت کرنے پر قادر ہو یعنی آیت کے مقابلہ میں احادیث آئے تو ایسی توجیہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو جس سے آیت اور حدیث دونوں پر عمل ہو جائے۔

۴-آیات کے شان نزول سے باخبر ہو۔

۵-آیات کی توجیہ کر سکے یعنی قرآن کی جو آیت عقل روح سے محال ہوتی ہو اس کی درست توجیہ کر سکے۔

۶۔ آیات میں محذوفات نکالنے پر قادر ہو تا کہ مفہوم واضح ہو سکے۔

۷۔ عرب کے محاورے سے واقف ہو قرآن میں بہت سی جگہ پر عربی محاورے استعمال ہوئے ہیں۔

۸۔ محکم اور متشابہ آیات کو پہچانتا ہو۔

9۔ قراتوں کے اختلاف سے واقف ہو۔

10۔ مکی اور مدنی آیات کو جانتا ہو وغیرہ وغیرہ۔[7]

---

[5] Dehlvi, Shah Waliullah, Alfoz ul Kabeer fi Usool tafsir, Urdu Academy, Karachi, p 98

[6] Suyuti, Jalal-ud-Din, Abdur Rahman bin Abi Bakkar, Al itqān fi Uloom ul Qur'ān, Al hayat al Misrīyah, Cairo, vol, 4 p 230

[7] Naeemi, Mufti Ahmed Yar Khan, Tafsir e Naeemi, Maktaba Islamia, Lahore, 1973, Vol, 1, p 26, 27

برصغیر پاک وہند میں تحریر کردہ تفاسیر کا مختصر جائزہ:

علم تفسیر کے باقاعدہ مدون ہونے کے بعد عالم اسلام میں کثیر نادر و مستند کتب تفاسیر منصہ شہود پر آئیں، برصغیر میں بھی اس علم کو خوب پذیرائی ملی، برصغیر میں قرآن مجید کے پہلے ترجمے و تفسیر کا شرف بھی سندھی زبان کو حاصل ہوا تھا، اس بارے میں صاحب "عجائب الہند" بزرگ بن شہریار کے حوالے سے مولانا غلام مصطفی قاسمی رقم طراز ہیں: ۲۷۰ھ میں ایک ہندو راجہ کی فرمائش پر ایک عراقی عالم نے سندھی زبان میں قرآن کریم کے بعض اجزا کا ترجمہ و تفسیر کی تھی۔ اس کے علاوہ بعض محققین کے نزدیک برصغیر میں پورے قرآن کریم کا سب سے پہلے سندھی زبان میں ترجمہ ہوا تھا۔[8]

پاک وہند میں سب سے پہلے عربی تفسیر ابو بکر اسحاق بن تاج الدین ابوالحسن نے "جواہر القرآن" کے نام سے تحریر کی، تفسیر کے حوالے سے دوسرا نام مولا نظام الدین الحسن کا ہے۔ چونکہ بعد میں مسلمانوں کی علمی اور سرکاری زبان فارسی قرار پائی اور فارسی میں اعلی پائے کی تفاسیر قلم بند کی گئی ہیں، جن میں منبع الصاقین معروف تفسیر ہے۔[9] اردو میں ترجمہ و تفسیر کا آغاز سولہویں صدی عیسوی میں ہوا، لیکن یہ سلسلہ چند پاروں اور سورتوں سے آگے نہ بڑھ سکا۔ شمالی ہند میں پہلی مقبول عام اردو تفسیر شاہ مراد اللہ انصاری سنبھلی کی تصنیف خدائی نعمت بہ معروف تفسیر مرادی ہے جو تین سو صفحات پر مشتمل ہے اور پارہ عم یعنی آخری پارہ کی تفسیر ہے۔ اس سے پہلے کوئی ایسی مفصل اردو تفسیر نہیں لکھی گئی، قرآن مجید کی پہلی اردو تفسیر کہنا اس مناسب ہے۔[10] سید ابوالخیر کشفی لکھتے ہیں: ادبی طور پر یہ کتاب نہایت اہم ہے، اور میں پورے یقین کے ساتھ اسے جدید اردو نثر کا نقطہ آغاز سمجھتا ہوں۔ اس میں سادگی و برجستگی ہے، باغ و بہار کے اسلوب کا حسن میر امن دہلوی سے پہلے شاہ مراد اللہ کی تصنیف میں نہایت حسن و کمال سے ملتا ہے۔[11]

اس طرح شاہ عبدالقادر کا ترجمہ قرآن مع حواشی حکیم محمد شریف کا تشریحی ترجمہ اردو تفاسیر کا ارتقائی سفر ہے، جبکہ سر سید احمد خان نے بھی تفسیر لکھی، اور سر سید اپنی تفسیر کے ذریعے سے یہودیوں اور عیسائیوں سے اسلام کو

---

[8] Professor, Mangha Ram, Sindhi Nasar ji Tarikh, Sindhī Adabī Board, Jamshoro, p 7

[9] Naqvi, Jameel Ansari, Urdu Tafaseer, Muqatadira Quami Zaban, Islamabad, 1992, p 18

[10] Jalbi, Dr Jameel, Tareekh Adab e Urdu, Majlis Tarqi Urdu, Lahore, 2005, p 1044

[11] Majjlah Fikr o Nazr, International Islamic University, January March 1999, Islamabad, p 213

مربوط کرنا چاہتے تھے،اس خواہش میں وہ بہت سی ایسی حقیقتوں کا انکار کر بیٹھے جس کی وجہ سے ان پر اعتراضات کا نہ بند ہونے والا دروازہ کھل گیا، اگرچہ بعض لوگوں کا خیال ہے اسلوب کے اعتبار سے یہ نہایت مربوط اور منظّم تصنیف ہے ،اس میں مذہبی اور علمی اصلاحات کی وہ بھرمار نہیں جو عام طور تفسیر کا خاصہ ہے۔[12] اس طرح سید امیر علی کی تفسیر مواہب الرحمن کا اسلوب انتہائی دقیق اور زبان پرانی ہے، اس طرح مولانا ثناءاللہ امرتسری کی تفسیر ثنائی کا دائرہ کار محدود ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی کی تفسیر بیان القرآن انداز بیان بھی عربی فارسی الفاظ اور بکثرت اصطلاحات کے استعمال سے بوجھل ہو گیا ہے، مولانا عبدالماجد دریاآبادی کی تفسیر ماجدی کے ذریعے قرآنی اشکالات کو دور کرتے ہوئے قاری اور قرآن کے درمیان جاندار وسیلے کا کام دیا ہے۔[13] تفسیر ماجدی میں بیان القرآن کا رنگ نظر آتا ہے اس لیے قرآن کے وسیع پیغام کو دلکش اسلوب کے باوجود یہ تفسیر عام ہونے میں ناکام رہی۔ ابوالکلام آزادی کی تفسیر ترجمان القرآن صفات الہیہ اور دین اسلام کے وسیع تر مفہوم کو بیان کرتی ہے لیکن یہ تفسیر نامکمل ہے۔ مولانا مفتی شفیع کی تفسیر میں فقہی مباحث کو بڑے ہی احسن انداز میں اٹھایا گیا۔ تفسیر تفہیم القرآن میں بھی اپنے وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی لیکن یہ تفسیر صوفیانہ رنگ سے بالکل خالی ہے۔

اردو تفاسیر کے سرسری جائزہ سے یہ اندازہ ہوتا ہے ہر مفسر قرآن نے اپنے اپنے حالات، علمی رجحانات، وقت کے تقاضوں اور عصر حاضر کی فکری ضروریات کے تحت تفاسیر لکھیں، یہ تفاسیر ہمہ جہت کے بجائے یک جہت پر مشتمل رہیں، ایسے وقت میں ایک ایسی تفسیر کی ضرورت تھی جو ایک جہت پر مبنی نہ ہو بلکہ ہمہ جہت ہو تاکہ رب کا آفاقی پیغام پوری قوت کے ساتھ ضیاء بار ہو، وہ جدید ذہن کو بھی اپیل کرے، وہ تفسیر عالمانہ بھی ہو، تصوف میں امام غزالی رحمتہ اللہ جیسے اسلاف کے افکار مبنی ہو، اس میں اعتقادی بحثیں بھی ہوں اور فقہی ابحاث بھی ہوں، تاریخی معاملات کو سلجھایا گیا ہو، اس میں رسول کریم ﷺ کی محبت کی خوشبو بھی ہو، جو ہماری قومی زبان اردو کی بہترین ترجمان بھی ہو۔ یہ ساری خوبیاں جس ایک تفسیر میں مجتمع ہیں وہ تفسیر ضیاء القرآن ہے۔ پانچ جلدوں پر مشتمل یہ تفسیر جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری کی تقریباً ۱۹ سال کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے، پیر صاحب اپنے وقت کے مروجہ عالمانہ نصاب مکمل کرنے کے بعد عالم اسلام کی سب سے بڑی یونیورسٹی جامعہ الازہر سے فارغ التحصیل تھے، آپ جج

[12] Mushtaq Ahmed, Dr, Sir Syed ki Nasri Khidmat, Educational publishing house, Lahor, p 634

[13] Tahseen Friqi, Dr, Abdul Majid Daryaabadi, ahwal o asar, Idara Saqafat e Islamia, Lahore, 2006, p 101

بھی تھے، ایک صحافی بھی تھے، صوفی بھی تھے، ایک عظیم علمی تحریک جس نے جدید اور قدیم علوم کو یکجا کر کے معاشرہ سے مسٹر اور ملا کا فرق مٹادیا ہے یعنی دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف بانی بھی تھے۔

تفسیر ضیاء القران کا تعارف:

پیر کرم شاہ الازہری نے عام فہم و سہل انداز سے "تفسیر ضیاء القرآن" کے نام سے رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ میں لکھنا شروع کی، جو ۳۵۸۰ صفحات اور پانچ جلدوں پر تقریباً انیس سال کے طویل عرصے میں سنہ ۱۳۹۹ھ میں پایہ تکمیل تک پہنچی، یہ تفسیر نہایت وقیع اور قیمتی علمی معلومات کا مرقع ہونے کے ساتھ ساتھ اردو میں فصاحت و بلاغت کا نادر شاہکار ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر شکیل اوج ضیاء القرآن کی خوبیوں و خصوصیات سے اس طرح آشنا کراتے ہیں: چودھویں صدی کے اختتام پر ایک ایسی تفسیر منظر عام پر آئی جو اختصار و جامعیت کا حسین شاہکار ہے، پانچ جلدوں میں طبع ہوئی، نہ اتنی مختصر کے بات ادھوری ہو، نہ اتنی مفصل کے پڑھنے سے دوری ہو، ہاں دونوں کے بین بین، گویا عصر حاضر کے مطابق تحریر اتنی شستہ اور دلکش کہ قرآن فہمی کے ساتھ ساتھ لوگوں کی اردو بھی اچھی ہو جائے، ادبی لطافت ایسی کہ گویا تفسیر ماجدی کی یاد تازہ ہو جائے، قدیم و جدید حوالہ جات سے مزین عربی اور اردو تفاسیر کی منتخب عبارات سے محمول، کہیں کہیں معاصرانہ چشمک آرائی مگر اعتدال سے ہٹ کر کہیں بھی تنقیص کی راہ نہ اپنائی، فرقہ واریت سے دور، اعتدال پسندی سے بھرپور، کیا اپنے کیا بگانے، سبھی کا خیال یہاں تک کے اس کی تنقید ادب و احترام سے مالا مال، اس لیے اوروں کے ہاں بھی قابل قبول، جی ہاں یہ ہے "تفسیر ضیاء القرآن" جس کے مفسر ہیں دنیائے اسلام کے عظیم اسکالر علماء میں ممتاز، تقوی و طہارت کے پیکر، شرافت و حیا کا مجسمہ، روحانیت کے پیشوا، پاکستان وفاقی شرعی عدالت کے عظیم جج، عالمی علمی تحریک کے سرپرست، ماہنامہ ضیائے حرم لاہور کے مدیر اعلی، مفسر قرآن حضرت پیر سید محمد کرم شاہ الازہری۔[14]

ضیاء القرآن کے مقدمہ میں پیر صاحب اس تفسیر کے حوالے سے رقم طراز ہیں: اس ناچیز کے نزدیک قرآن کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ وہ کتاب ہدایت ہے اس کے نازل فرمانے والے نے بارہا اس کا تعارف اس قسم کے کلمات سے کرایا ہے: {**هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ**}[15] آج ہمیں قرآن مجید کے اسی پہلو پر

[14] Auj, Dr Shakeel, Zia ul Qur'ān, Number, Maktaba Jamal e Karam, Lahore, 49
[15] Alimran 3: 138

زیادہ سے زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ شومیٔ تقدیر ملاحظہ ہو کہ آج قرآن کا یہی پہلو متروک اور مہجورہ ہے۔[16] مزید ایک مقام پر عجزوانکساری کرتے ہوئے لکھتے ہیں: جس میدان میں ابن جریر، ابن کثیر، جیسے محدث و مورخ زمخشری اور ابن حیان اندلسی جیسے ادیب اور نکتہ سنج، رازی اور بیضاوی جیسے متکلم اور فلسفی ابو بکر جصاص اور ابو عبد اللہ القرطبیؒ جیسے فقیہ اور مقنن، قرآن کی عظمت و جلال کے سامنے دم بخود اور سر گریبان کھڑے ہوں، میرے جیسے ہیچ مندان ہیچمرز کا ادھر رخ کرنا محل تعجب و حیرت ہے۔ خدا شاہد ہے کبھی بھولے سے بھی یہ خیال نہیں آیا تھا کہ مجھے کام کرنا ہے یا میں یہ کام کرنے اہلیت رکھتا ہوں، یا اپنے فہم وادراک کے ناخن سے کسی پیچیدہ گرہ کو کھول سکتا ہوں یا میرے قلم میں اتنا زور ہے کہ میری نگارشات قرآن فہمی کے راستے سے ساری رکاوٹیں دور کر سکتی ہیں، ان تمام کوتاہیوں کا پورا احساس ہوتے ہوئے اس کی توجیہ میرے پاس اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ میں یہ کہوں کہ اللہ رب العزت نے چاہا اور یہ ہو گیا ہے۔[17] ایک مقام پر یہ فکر دیتے نظر آتے ہیں: اے درماندہ راقوم: قرآن تمہیں عظمت و عزت کی بلندیوں کی طرف آج بھی لے جا سکتا ہے بشر طیکہ تم اس کی قیادت قبول کر لو، اے اپنی قسمت برگشتہ پر آہ وفغاں کرنے والے نوجوانو! دنیا کی امامت تمہاری متاع گم گشتہ ہے، تمہیں یہ واپس مل سکتی ہے اگر تم میں اس کی ایسی تڑپ ہو اور قرآن تمہیں واپس دلا سکتا ہے اگر تم اس کا حکم ماننے کے لیے تیار ہو۔[18]

پیر کرم شاہ کا اسلوب تفسیر:

پیر کرم شاہ نے اس تفسیر میں مشکل فقہی مسائل اور ادق تفسیری ابحاث سے اگرچہ گریز کیا ہے مگر بعض مقامات پر حسب ضرورت طویل علمی و تحقیقی ابحاث کا بھی خوب اہتمام کیا ہے، یہ تفسیر لکھتے وقت ۲۵ سے زائد معروف کتب تفاسیر سے استفادہ لیا گیا ہے، اگرچہ پیر صاحب سب سے زیادہ استفادہ تفسیر قرطبیؒ سے کرتے نظر آتے ہیں، مگر تفسیر بیضاوی، تفسیر مظہری، تفسیر روح المعانی، تفسیر طبری، تفسیر روح البیان، تفسیر ابن کثیر، تفسیر المنار، تفسیر خازن، تفسیر کشاف، مفردات القرآن، اور احکام القران سمیت کثیر کتب تفاسیر واحادیث سمیت دیگر کتب کے اقتباسات و حوالہ جات سے مزین یہ تفسیر دیگر تفاسیر سے علمی تحقیق میں ممتاز نظر آتی ہے۔ کتب تفاسیر کے مصادر و مراجع کی مختصر تفصیل یہ ہے:

---

[16] Azhari, Pir Karam Shah, Tafsir Zia ul Qur'ān, Zia ul Qur'ān publisher, Lahore, 1985, vol 1, p 8
[17] Ibid, vol 1, 8
[18] Ibid, vol, 11

تفسیر قرطبی کے حوالہ جات کی تعداد ایک ہزار سات سو پینسٹھ (۱۷۶۵)
تفسیر مظہری کے حوالہ جات کی تعداد نو سو چورانوے (۹۹۴)
تفسیر روح المعانی کے حوالہ جات کی تعداد چھ سو چھیالیس (۶۴۶)
مفاتح الغیب (تفسیر کبیر) کے حوالہ جات کی تعداد دو سو سترہ (۲۱۷)
تفسیر روح البیان کے حوالہ جات کی تعداد ایک سو بانوے (۱۹۲)
تفسیر تفہیم القرآن کے حوالہ جات کی تعداد بتیس (۳۲)۔[19]

مفسر موصوف نے تفسیر کا اسلوب یہ اختیار کیا کہ قرآن مجید کی ہر سورت کے آغاز میں اس کا جامع تعارف بیان کیا ہے، جس میں سورتوں کے مختلف نام بھی دیئے گئے ہیں جن سے ان سورتوں کی معنویت کا اظہار ہوتا ہے۔ یہاں سورہ فاتحہ کی ایک مثال پیش خدمت ہے: سورۃ فاتحہ کے مختلف اسماء کے بارے میں صاحب تفسیر نے لکھا ہے وہ متعدد نام جن سے نبی کریم ﷺ نے اس سورت کو یاد فرمایا، حقیقت شناس نگاہوں کو ان فیوض و برکات سے آشنا کر دیں جو اس میں بڑی خوبصورتی سے سمو دیے گئے ہیں۔ ان ناموں میں سے چند یہ ہیں۔ الفاتحہ، رحمت و حکمت کے خزانے کھولنے والی "الفاتحۃ الکتاب" قرآن حکیم کے سربستہ راز کی کلید "ام القرآن" حقائق قرآن کا ماخذ و منبع "السبع المثانی" بار بار دہرائی جانے والی سات آیات ''الشفا'' جسمانی اور روحانی بیماریوں کا تریاق۔[20]

مکی اور مدنی سورتوں کا علم:

مکی اور مدنی سورتوں کا علم بھی علوم القرآن کے انواع میں سے ہے تفسیر ضیاء القرآن میں مکی اور مدنی ہونے سے متعلق معلومات کو قدرے اہتمام سے بیان کیا گیا ہے، نیز کہیں صرف کسی سورۃ کے مکی یا مدنی کا ذکر کیا گیا ہے جبکہ بعض مقامات جہاں کسی سورت کے مکی یا مدنی ہونے میں اختلاف ہے وہاں آپ نے اختلافی روایات نقل کرنے کے بعد دلائل سے مکی یا مدنی ہونے پر تحقیق پیش کی ہے۔[21]

19 Noor ul Hassan, Tafsir Zia ul Qur'ān ky masadir ka umomi tajzia, Zia ul Qur'ān Number, Lahore, p 127
20 Tafsir Zia ul Qur'ān, vol 1, p 20
21 Farooq Haider, Zia ul Qur'ān Number, Lahore, p 262

اسباب نزول:

قرآن حکیم کی جو آیت کسی خاص سوال یا کسی خاص واقعہ کے بعد نازل ہوئی وہ خاص سوال یا خاص واقعہ اس آیت کا سبب نزول کہلاتا ہے۔ اسباب نزول کی اہمیت علامہ واحدی لکھتے ہیں: کسی آیت کی تفسیر اس سے متعلق قصے کو جانے بغیر اور نزول کو بیان کیے بغیر ممکن نہیں ہے۔[22] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ مفسر کے لیے دو باتیں ضروری ہیں: ایک تقریر کہ جو قصص و واقعات قرآنی آیات میں آتے ہیں ان کا علم ہو کیونکہ آیات کے اشارے کا سمجھنا واقعات کے بغیر ممکن نہیں، دوسرا اسی قصے کے وہ اجزا بھی معلوم ہوں جن سے عام باتوں کی تخصیص ہوتی ہے یا کوئی اور فائدہ حاصل ہوتا ہے، مثلاً کلام کو اس کے ظاہری معنی سے پھیرنے کی وجوہ کو جاننا، کیونکہ اس کے بغیر آیات کے اصل مقصد کو سمجھنا ممکن نہیں۔[23] تفسیر ضیاء القرآن میں آیات کا شان نزول جہاں ضروری سمجھا گیا وہاں بیان کیا گیا، اکثر مقامات پر شان نزول کی کئی روایات بیان کرنے کے بجائے صرف اسی روایت کو بیان کیا جو زیادہ صحت مند تھی۔

ناسخ و منسوخ کی بحث:

علامہ زرکشی نے لکھا کہ کسی مفسر کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ ناسخ و منسوخ کو جانے بغیر کتاب اللہ کی تفسیر کرے۔[24] پیر کرم شاہ {مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا}[25] کی تفسیر میں لکھتے ہیں: یہود سادہ مسلمانوں کے ایمان کو متزلزل کرنے کے لیے طرح طرح کے شبہات پیدا کرتے تھے، ان میں ایک یہ تھا کہ قرآن آج ایک حکم دیتا ہے کل اسے بدل دیا جاتا ہے اور ایک دوسرے حکم پر عمل کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔ ایسا کرنا اللہ تعالی کی شایان شان نہیں اس لیے قرآن خدا کی کتاب نہیں، اس شبہ کے رد میں مذکورہ آیت نازل ہوئی۔ مزید لکھتے ہیں: اللہ تعالی نے جو حکم پہلے نازل فرمایا وہ ہمیشہ کے لیے نہیں بلکہ ایک خاص وقت کے لیے تھا، جب اس کا وقت ختم ہو گیا تو دوسرا علم نافذ کر کے پہلے علم کی میعاد ختم ہونے کا اعلان کر دیا، اس میں کسی قسم کی قباحت نہیں بلکہ یہ ہی عین حکمت ہے کیونکہ عرب جیسی آوارہ منش قوم کو قانون اور آئین کا پابند کرنے کے لیے جس تدریجی اقدامات کی

[22] Suyuti, Jalal-ud-Din, Abdur Rahman bin Abi Bakkar, Al itqān fi Uloom ul Qur'ān, Al hayat al Misrīyah, Cairo, vol, 1 p 21
[23] Dehlvi, Shah Waliullah, Alfoz ul Kabeer fi Usool tafsir, Urdu Academy, Karachi, p 98
[24] Zarkashi, Badur uddin, Al Burhan fi Uloom u Qur'ān, Dar ul Kutubul Almiya, Beirut, p 314
[25] Al- Baqarah 2: 106

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 103-117
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar6

ضرورت تھی وہ پوشیدہ نہیں،اس لیے اگرچند ابتدائی احکام جو محض وقتی مصلحت کے لیے نازل کیے گئے تھے تو یہ بالکل درست ہے آیت کا یہ ٹکرا{نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا}اسی بات کی طرف واضح اشارہ ہے۔[26]

حروف مقطعات:

حروف مقطعات کے متعلق بھی صاحب ضیاءالقرآن اس رائے کو ترجیح دیتے ہیں کہ یہ حروف اللہ تعالی اور اسکے رسول ﷺ کے درمیان راز ہیں۔ڈاکٹر فاروق حیدر اپنے مضمون''تفسیر ضیاءالقرآن میں مباحث علوم القرآن'' میں لکھتے ہیں:ایک مفسر کے لیے علوم قرآن کی جن مباحث کا جاننا ضروری ہوتا ہے صاحب تفسیر کو ان میں کمال حاصل تھا،یہ بات ذہن نشین رہے کہ دوران تفسیر علوم القرآن کی مباحث کو بیان کرنا تفسیر ضیاءالقرآن کی تالیف کیے جانے کے بنیادی اسباب میں سے نہیں تھا،لیکن اس کے باوجود علوم قرآن کی چند انواع جیسے سورتوں کا تعارف اور ان کے مکی و مدنی بیان اور مفردات قرآن کو اہتمام کے ساتھ بیان کیا گیا،اس کے علاوہ موقع مناسبت کے لحاظ سے بعض مقامات پر جہاں مولف تفسیر نے ضروری سمجھا ان مباحث کو اجمالی طور پر بیان کیا ہے۔[27]

۱۔تفسیر القرآن بالقرآن:

اس بات پر تمام علماء اور ائمہ کرام کا اتفاق ہے کہ تفسیر کا سب سے اعلی درجہ تفسیر بالماثور ہے یعنی قرآن کریم کی تفسیر قرآن سے کرنا بلاشبہ قرآن کی بعض آیات بعض آیات کی تفاسیر ہیں اتفاق کی بات ہے کہ حضرت پیر صاحب نے اس منہج تفسیر پر زیادہ توجہ مبذول نہیں کی صرف محدود سے چند مقامات ایسے ہیں جہاں آپ نے تفسیر کا یہ اسلوب اختیار کیا۔[28]

۲۔تفسیر القرآن بالسنۃ النبویہ:

قرآن کی تفسیر احادیث کے ذریعے کے منہج پر آپ نے خصوصی توجہ مبذول کی اور ثابت کیا کہ قرآن و سنت میں ایک گہرا ربط اور مضبوط تعلق ہے آپ نے اپنی کتاب سنت خیر الانعام میں قرآن و سنت کو لازم وملزوم قرار دیا ہے۔[29]

---

[26] Tafsir Zia ul Qur'ān, vol 1, p 74
[27] Farooq Haider, Tafsir Zia ul Qur'ān mein Mabahis uloom ul Qur'ān, Zia ul Qur'ān Number, Lahore, p 274
[28] Ibid, 166
[29] Ibid, 170

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 103-117
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar6

ا۔ صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال:

حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کے اقوال بھی لاتے ہیں، ان کی روشنی میں کلمات کی تشریح کرتے ہیں آیات کریمہ کی تفہیم اور شرعی احکام کی توضیح فرمائی ہے، نیز سورتوں کے مکی مدنی ہونے میں صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال پیش کرتے ہیں۔[30]

ضیاء القرآن کے متنوع موضوعات:

مفسر قرآن پیر کرم شاہ نے ضیاء القرآن میں مختلف موضوعات پر کما حقہ تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے، آپ نے برصغیر کے دوسرے مفسرین کی طرح اعتقادی مسائل کو موضوع گفتگو بنایا ہے، جیسے مسئلہ ختم نبوت، معجزات نبوی ﷺ، سابق انبیاء کرام کے معجزات، عصمت انبیاء، قیامت میں رویت باری تعالی، اس کے علاوہ واقعہ معراج النبی ﷺ اور حضور کی بارگاہ میں درودو سلام وغیرہ، مزید یہ کہ پیر صاحب اعتقاد میں امام اشعری، اور امام ماتریدی کے پیروکار ہیں اس لیے وہ صفات باری تعالی سے متعلق آیات میں تاویل سے کام لیتے ہیں اور اس ضمن میں متاخرین کے مسلک کو ترجیح دیتے ہیں۔[31]

فقہی معاملات میں بھی پیر کرم شاہ غیر معمولی مہارت و بصیرت رکھتے تھے، آپ کے مقالات میں موجود اسلامی نظریاتی کونسل کے سوالات کے جوابات کا ایک منظم سلسلہ آپ فقہی قابلیت کا شاہکار ہے، مزید آپ کے عدالتی فیصلے جو آج بھی بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ تفسیر ضیاء القرآن میں بھی جہاں ضرورت پڑی آپ نے جامع فقہی تحقیق پیش کی جیسے نکاح، طلاق، ظہار کے معاملے میں مختصر مگر جامع انداز میں اپنا موقف واضح کیا ہے۔ نیز معاشرتی و معاشی مسائل پر بھی آپ کی خوب نظر تھی، ڈاکٹر محفوظ احمد لکھتے ہیں: تفسیر ضیاء القرآن میں جہاں الفاظ کی لغوی و نحوی تحقیق، فقہی مباحث پر سیر حاصل گفتگو ہے، صوفیانہ نکات، کلامی مباحث، اصلاح عقائد، ادبی رنگ، اور جدید سائنسی مسائل کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر ملتا ہے، وہاں بہت سے معاشی مسائل کا حل بھی بطریق احسن پیش کیا گیا ہے۔[32] صاحب ضیاء القرآن لکھتے ہیں: دولت کمانے کے حوالہ سے مغربی فکر سے متاثر بعض مسلمانوں میں یہ سوچ پیدا ہوتی ہے کہ انسان کو جو دولت ملتی ہے وہ اس کی محنت، قابلیت اور مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہوتی ہے۔ معیشت سے

---

[30] Ibid, 174
[31] Ibid, 175
[32] Muhammad Mahfooz, Dr, Tafsir Zia ul Qur'ān Asari aur Mua`shi Masail ka mubsir, Zia ul Qur'ān Number, Lahore, p 532

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 103-117
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar6

متعلق اس منفی سوچ کی اصلاح سورۃ القصص کی آیت نمبر ۷۸ {قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَى عِلْمٍ عِنْدِي}[33] کی تفسیر میں اس طرح کی گئی، یہاں سے ایک دنیا پرست انسان کی ذہنیت کو بے نقاب کیا جارہا ہے کہ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ یہ چیز یں اور نعمتیں اس خالق ومالک نے اسے عطا فرمائی ہیں اس لیے اس پر اس کا شکر لازم ہے۔اور شکر کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اس کی مخلوق کو آرام پہنچایا جائے بلکہ وہ سرے سے اس بات کو ہی تسلیم نہیں کرتا بڑے فخر وغرور سے یہ کہتا ہے {قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَى عِلْمٍ عِنْدِي} مجھے خزانے نہیں یہ سب میری قابلیت ،کاروباری مہارت اور مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے۔جب ذہن میں فتور سما جائے تو پھر اسے بھی خرچ کرنے اور خرچ نہ کرنے کے بارے میں کچھ سمجھانا بے سود ہوگا،وہ کوئی پابندی قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہوگا،آپ اسے یہ نہیں سمجھا سکتے کہ اس میں تیرے پڑوسیوں ،غریب رشتہ داروں، نادار تیموں اور بے سہارا بیوائوں کا بھی کچھ حصہ ہے الٹا وہ انہیں بیکار، نالائق نکمے، مفت خور کے دل آزار لفظوں سے یاد کرتا ہے اور ملکی معشیت پر انہیں نا قابل برداشت بوجھ خیال کرتا ہے ان کے لیے رحم اور ہمدردی کے جذبات اس کے دل میں پیدا نہیں ہوتے، بلکہ نفرت اور حقارت سے وہ ان کی طرف دیکھتا ہے، یہ نظریہ صرف عہد موسوی کے قارون نہ تھا بلکہ تمام قارون صفت انسانوں میں قدر مشترک ہے۔[34]

تفسیر ضیاءالقرآن اور تصوف:

صاحب ضیاءالقرآن جامعۃ الازہر سے تحصیل علم کی تکمیل کرنے والے جدید وقدیمی علوم کے ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ دربار عالیہ امیر السالکین کے سجادہ نشین اور چشتی نظامی سلسلہ کے پیر طریقت بھی تھے۔بے شمار خلقت خدا کے پیر کامل بھی تھے، تصوف سے بھی گہرا لگاؤ تھا۔ضیاءالقرآن کی خوبیوں سے میں سے ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اس پر تصوف کا رنگ غالب ہے، آپ نے تصوف پر گراں قدر گفتگو کی ہے،آپ نے اسلامی تصوف کے خدوخال کو بڑے احسن انداز میں اجاگر کیا ہے، تفسیر ضیاءالقرآن میں بھی جابجا صوفیانہ انداز اپنایا گیا ہے۔ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں: انسان مخالف عناصر سے مرکب ہے اس کی صورت کا تعلق عام محسوسات سے اور اس کی روح کا تعلق عالم غیب ملکوتی سے ہے، صورت وروح کے علاوہ اس میں ایک پوشیدہ قوت ہے جو انداز ربانی کے فیض کو قبول کرنے کی استعداد رکھتی ہے، اچھی تربیت سے وہ عالم محسوسات سے ترقی کر کے عالم غیب تک رسائی حاصل کرتا ہے اور رسالت مآب ﷺ کی پیروی کرنے سے اس عالم جبروت اور عالم عظموت کی راہیں کھلتی ہیں، وہ ہی نور جو اس

---

[33] Al Qasas 28: 78
[34] Tafsir Zia ul Qur'ān, vol 5, p 28

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 103-117
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar6

اطاعت و پیروی کی برکت سے اسے حاصل ہوتا ہے وہ اس جمال و جلال کے انوار و تجلیات کا مشاہدہ کرتا ہے۔[35] ضیاءالامت پیر کرم شاہ تصوف میں حضرت امام غزالی سے بیحد متاثر تھے، ایک مقام پر لکھتے ہیں: روح ایک لطیفہ ہے جو علم اور ادراک کی صلاحیت رکھتا ہے اسی کے متعلق اس آیت میں اشارہ ہے {قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي}[36] اور اللہ تعالی کے رازوں میں ایک عجیب راز ہے جس کی حقیقت کو سمجھنے سے بیشتر عقلیں قاصر ہیں۔[37] آپ نے اپنا موقف اس طرح واضح کیا کہ ساری روحیں یکساں نہیں ہوتیں، اس سلسلہ میں حضرت مجددالف ثانی کا ایک مکاشفہ بطور دلیل نقل کرتے ہیں: حضرت مجدد سے حضرت خضر کے بارے میں پوچھا کہ وہ زندہ ہیں یا وفات پا گئے ہیں؟ تو وہ بارگاہ الٰہیہ میں حقیقت حال کے انکشاف کے لیے متوجہ ہوئے تو حضرت مجدد نے دیکھا کہ حضرت ان کے پاس کھڑے ہیں، آپ نے ان سے ان کی حقیقت حال دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ میں اور الیاس زندوں میں سے نہیں، لیکن اللہ تعالی نے ہماری روحوں کو ایسی قوت بخشی ہے جس سے ہم مجسم ہو جاتے ہیں اور زندوں کے کام کرتے ہیں۔[38]

ایک مقام پر صوفی کے شب و روز کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: رات ڈھلتی ہے تو اللہ تعالی کے بندے اشک سحر گاہی سے وضو کر کے دست بستہ کھڑے ہو جاتے ہیں، جب صبح ہوتی ہے تو مسجدیں سجدہ کرنے والوں سے بھر جاتیں ہیں۔ ہر سانس کے ساتھ اللہ کی صدائیں بلند ہوتی ہیں، کبھی ذکر کا غلغلہ اور کبھی فکر کی خاموشی، کبھی تسبیح اور کبھی حمد، کبھی ترتیل قرآن ہو رہی ہو، اور کبھی صاحب قرآن پر صلوۃ و سلام اور جب ایسی بابرکت اور بامقصد زندگی گزار کر مومن قبر کی سنسان وادی میں خیمہ زن ہوتا ہے تو نزول رحمت کا سلسلہ یہاں بھی ٹوٹنے نہیں پاتا۔ اللہ تعالی کے دوسرے بندے تلاوت قرآن، صدقات، خیرات سے اس کی روح کو ایصال ثواب کر رہے ہوتے ہیں "تؤتي اكلها كل حين" کا منظر دیکھنا ہو تو مقبولان بارگاہ خداوندی کے مزار پرانور پر حاضر ہو کر اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لو۔[39]

تفسیر ضیاءالقرآن کی مزید خصوصیات:

مختصر یہ کہ ضیاءالقرآن کا شمار جامع تفاسیر میں ہوتا ہے، مزید یہ خصوصیات بھی اس کو دیگر تفاسیر سے ممتاز کرتی ہیں، جیسے ہر جلد کی ابتداء میں فہرست مضامین، ہر جلد کے آخر میں منظم فہرست، فہرست تحقیقات نحویہ، فہرست مطالب،

---

[35] Ibid,
[36] Al Isra 17: 85
[37] Ibid,
[38] Ibid,
[39] Tafsir Zia ul Qur'ān, vol 2, p 34

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 103-117
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar6

پانچویں جلد کے آخر میں "مفتاح القرآن" نامی ایک رسالہ کا اضافہ کیا گیا (جس سے قاری قرآن کو مطلوبہ آیت کی تلاش میں مدد ملے گی اور طباعت کے لیے فوٹو آفسٹ کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے) قرآن کریم کا ترجمہ نہ تحت اللفظ ترجمہ ہے نہ ہی بامحاورہ بلکہ آپ نے ان دونوں طرزوں کو اس طرح یکجا کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ جہت کلام کا تسلسل اور روانی بھی برقرار رہے اور زور بیان میں بھی حتی الامکان فرق نہیں آئے اور ہر کلمہ کا ترجمہ اس کے نیچے مرقوم ہوتا ہے۔ نیز قرآن میں عبادات، سیاسیات، معاشیات، اور اخلاقیات کے مباحث کا بیان ہوتا ہے پیر صاحب اس کو ایسے واضح اسلوب میں پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کو عصر حاضر کا انسان آسانی سے سمجھ سکے۔ ضیاءالقرآن اسلام کی اس تعبیر کی امین ہے جو سلف صالحین نے کی ہے۔ صاحب ضیاءالقرآن مقام نبوت و رسالت کی عظمت کو پیش نظر رکھے ہوئے تھے۔ اس میں مسلمات اہل سنت کی حقیقی تشریح و توضیح ہے، دور حاضر کے علمی و فکری تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔ بالخصوص انہوں نے قرآن کے سب سے اہم پہلو {هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ}[40] سب سے اہم پہلو کو اجاگر کرنے کے لیے انھوں نے اشعار کا سہارا بھی لیا۔ انھوں نے جدید اور قدیم دونوں ادوار کے شعراء کے اشعار کو بروقت اور برمحل استعمال کر کے اپنی تفسیر کو چار چاند لگا دیے اور عصر حاضر کے انسان کو جہاں قرآن فہمی میں آسانی میسر آتی ہے وہاں اس کے ہنسی ذوق کی تسکین بھی ہوتی ہے۔[41]

خلاصہ کلام:

بلا مبالغہ تفسیر ضیاءالقرآن علم و حکمت، فکر و دانش، محاسن و کمالات کا نادر خزینہ ہے، یہ بلند پایہ تفسیر متنوع موضوعات و جامعیت کے اعتبار سے علمی تحقیق کا عمدہ شاہکار ہے، اسکی جامعیت و مقبولیت کی بنا پر اس کا عربی، انگریزی، پشتو میں نا صرف ترجمہ ہو چکا ہے بلکہ مقبول عوام و خواص بھی ہے، اس تفسیر کو معاشرے کے ہر طبقے میں یکساں مقبولیت حاصل ہے، نیز ہر مکتب فکر نے اس تفسیر کو قبول کیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے نصابات میں بھی شامل کر کے قرآن فہمی سے ہر ایک کو آشنا کیا جا سکے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

40 Alimran 3: 138
41 Syed, Dr. Shahid Ali, Tafsir Zia ul Qur'ān Huma Sift tafsir, Zia ul Qur'ān Number, Lahore, p. 365.